نماز اسلام میں عبادت کا بنیادی ستون ہے - اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات کا تجزیہ کریں

ارکان اسلام کی تعداد پانچ ہیں - جن میں سے نماز کو اسلام کا بنیادی ستون کہا گیا ہے نماز دو ہجری میں فرض ہوئی۔ کلمہ طیبہ کے بعد نماز کو اولین اہمیت حاصل ہے اور قرآن پاک میں نماز کی تاکید کی گئی ہے - ایک مسلمان پر دن میں پانچ نمازیں فرض ہے۔

نماز کا ارادہ کرنے کے ساتھ ہی انسان کی تربیت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ایک ایسا حرکت ایک مرالقہ ہر انسان کے اندر نیکی کا جذبہ پروان چڑھاتا ہے اور اسے زوال ملتا ہے قرآن پاک میں حبیب اکرم ارشاد ہے کہ جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے

ترجمہ:

"نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے"

سورۃ العنکبوت : ۴۵

اس کے علاوہ حضور اکرم نے ارشاد فرمایا ہے **"کہ مومن اور کفر کے درمیان فرق نماز ہے"**

نماز پڑھ کر انسان اللہ کے راستے پر چلنے لگتا ہے جبکہ نماز کو چھوڑ کر انسان کفر کے راستے پر نکل پڑتا ہے اور جس کی آخری منزل دوزخ ہے - اس کے علاوہ روز محشر میں جس کے متعلق سب سے پہلے سوال پوچھا جائے گا وہ نماز ہے

حضور اکرم ﷺ نے نماز کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ
"جنت کی کنجی نماز ہے"۔ ایسی عبادت جس جنت کی
کنجی تک کہ آپ ﷺ نے اس کے ادا کرنے پر انسان کو کیسے
کیسے اجر و ثواب سے ہم مالا مال ہوگا۔

سماجی اثرات:

1. فرض شناسی: جب ایک انسان باقاعدگی سے نماز ادا
کرتا ہے تو اس کے اندر فرض شناسی پیدا ہوتی ہے وہ
ہر کام کو بخوبی سر انجام دیتا ہے۔ جیسا کہ فوج کے اندر
ایک بگل بجا کر تمام سپاہی کو ایک حکم دیا جاتا ہے اور
ساتھ ہی ساتھ ان کی اخلاقی و روحانی اور ناگہانی آفات
جنگ میں موثر فرائض سر انجام دینے کے لیے تیار کیا جاتا ہے
جو کہ ایک دنیوی عمل ہے اس کے برعکس مسلمان کا
تو فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ہر وقت ہر کام کرنے
سے پہلے خدا اور رسول ﷺ کے دیے گئے احکامات پر عمل پیرا
ہوا۔

2. ہمدردی کا جذبہ:

باجماعت نماز ادا کرنے سے انسان اپنے
آس پاس کے لوگوں سے واقف ہوتا ہے اور وہ جس
کو غریب و غرباء کو دیکھتا ہے اس کی مدد کرنے کا
جذبہ اس کے دل میں گھر کر لیتا ہے وہ نیکی کی طرف
مائل ہوتا ہے اور اپنے مسلمان بھائی کی مدد کو دوڑتا

جاری ہے

۱۱) مساوات اور برابری کا درس:

نماز ادا کرنا ایسے ذات پات، اونچ نیچ کا فرق ختم ہو جاتا ہے۔ امیر غریب کی تفریق میں مانند پڑ جاتی ہے کیونکہ نماز ادا کرتے وقت امیر غریب، گورا کالا ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں جو جلدی آتا ہے اس کو پہلی صفوں میں جگہ ملتی ہے اور جو بعد میں آتا ہے آخری صفوں میں اور اسی طرح کسی شخص کی کوئی مخصوص جگہ نہیں ہوتی جس کو جہاں جگہ ملتی ہے وہ وہی کھڑا ہو جاتا ہے

۱۷) اپنائیت کا درس:

جب مسلمان ایک دن میں پانچ دفعہ ملتے ہیں تو ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا ہوتی ہے وہ دوسرے کے دکھ سکھ میں برابر کا شریک ہوتا ہے اور دوسرے کے ساتھ حسد و بغض، نفرت وغیرہ کے جذبات سے دور ہوتا جاتا ہے

اخلاقی اور روحانی اثرات:

۱) ضبط نفس:

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے"۔ جو انسان نماز میں باقاعدگی اختیار کر لیتا ہے

اسے اپنے نفس پر کنٹرول آجاتا ہے وہ کوئی بھی ایسا کام نہیں کرتا جو اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات کی ضد میں ہو۔ اس کی آنکھیں تک گناہ دیکھنے سے پرہیز کرتی ہے۔ نماز میں دعائیں، تسبیحیں اور باوضو ہونے انسان اپنے نفس پر مکمل قابو پا لیتا ہے

(ii) برائیوں سے اجتناب:

نماز ادا کرنے سے انسان کا دل پاک و صاف رہتا ہے وہ نیکی کی طرف دوڑتا اور برائیوں سے دور رہتا ہے۔ نماز انسان کو بے حیائی، برے خیالات اور بے حیا بننے سے روکتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے

"حیا ایمان کا لازمی جزو ہے۔"

(iii) اللہ کے قرب کا حصول:

جب انسان خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اسے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے وہ اپنی زندگی کا ہر کام اللہ پاک کے احکامات کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔

(iv) ایمانداری کا درس:

جب انسان نماز کو یہ سوچ کر ادا کرتا ہے کہ وہ اللہ پروردگار کے حضور قریب ہے تو پوری ایمانداری اور سچائی کے ساتھ ہر رکوع و سجود ادا کرتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کا یہ یقین اس کی

زندگی کے باقی پہلوؤں میں بھی شامل ہو جاتا ہے۔ نماز دین کا وہ ستون ہے جس کو قائم کرنے سے دین کی عمارت کھڑی ہے اور جس کے گر جانے سے دین کی عمارت بھی گر جاتی ہے۔ نماز کے انہی فوائد اور اثرات ہی کی بنا پر اسے "عماد الدین" کہا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲:

اسلام میں توحید کے نظریے کی وضاحت کریں۔ انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کی اہمیت بیان کریں۔

اسلام میں توحید کے نظریے کو کئی مثالوں کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔

توحید:

توحید کے لفظی معنی ایک ماننا، یکتا جاننا جبکہ توحید کے اصطلاحی معنی یہ ہے کہ اللہ پاک کو اس کی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں ایک ماننا اور یکتا جاننا۔ کوئی بھی دوسرا اس کی طرح عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ اپنی ذات، صفات اور صفات کے تقاضوں میں واحد اور بے مثل ہے۔ قرآن پاک کی سورت اخلاص ہمیں اللہ پاک کی یکتائی اور واحد ہونے کا ثبوت دیتی ہے۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

سورۃ الاخلاص

اسلام میں نظریہ توحید:

دنیا کے افراد اپنے مسائل کی بہتری کے
بارے میں مکمل راہنمائی فراہم کرنے میں ناکام ہیں
اس کے برعکس اسلام ایسا دین ہے جو زندگی کے
ہر پہلو کے بارے میں مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے
وہ مسائل کو اس دنیا سے ہی مکمل کنارہ کشی کرنے کو
صحیح سمجھتا ہے اور نہ ہی اس دنیا کا ہی ہو کر رہنے کو
صحیح اور درست سمجھتا ہے اسلام اعتدال کا راستہ
اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد
ہوا ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے

ترجمہ:

"یہ اس سبب سے ہے کہ اللہ مومنوں کا کارساز ہے"

سورۃ محمد: ۱۱

ایک اور جگہ ارشاد ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے

ترجمہ:

"تم جہاں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے"

سورۃ الحدید: ۴

جس خدا نے انسان کو مادی ضروریات پوری کرنے
کے لیے طرح طرح کی نعمتیں دی کیسے ممکن تھا کہ وہ
خدا انسان کی روحانی تربیت کا کام ادھورا چھوڑ دیتا
جب انسان کو زندگی کے میدان میں اتارا تو خدا
نے یقین دلایا کہ وہ ان دشمنوں اور مشکل وقت

میں بھی شامل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صرف علوم کو پیدا نہیں کیا بلکہ اس کے ساتھ انسان کی فلاح و کامیابی کا راستہ بھی دکھایا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے

ترجمہ:

"جس نے پیدا کیا اور درست بنایا۔ جس نے تقدیر بنائی پھر راہ دکھائی"

سورۃ الاعلیٰ: ۳

توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:

(i) بہادری اور شجاعت کا درس:

عقیدہ توحید کا انکار کرنے سے انسان میں بزدلی پیدا ہوتی ہے وہ جس چیز سے بھی فائدہ حاصل کرتا ہے اس کے سامنے جھکنا شروع کر دیتا ہے اس کے برعکس عقیدہ توحید پر ایمان رکھنے سے انسان کے اندر سے ہر ڈر اور خوف ختم ہو جاتا ہے انسان کے اندر سے موت تک کا خوف جاتا رہتا ہے وہ صرف خدا اور محشر کے دن کے حساب و کتاب سے ڈرتا ہے اس ذات کے علاوہ وہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

(ii) آخرت کی فکر:

عقیدہ توحید کو ماننے سے انسان کے اندر فکرِ آخرت پیدا ہوتی ہے وہ مانتے ہیں کہ آپ کو خدا

کا نائب اور خلیفہ سمجھتا ہے اور اپنا ہر کام خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق کرتا ہے وہ نیکی کی طرف راغب ہوتا ہے۔

(iii) احساس ذمہ داری:

انسان خود کو قوم اور ریاست کا نائب سمجھتا ہے نہ کہ حاکم۔ وہ عوام کی خدمت کرتا ہے اور جو بھی برتاؤ کرتا ہے اس عقیدہ کو دل میں رکھ کر کہ قیامت کے دن اسے اپنے ہر فعل کا جواب دینا ہے۔

(iv) ثابت قدمی:

عقیدہ توحید ہی کی وجہ سے انسان کے اندر صبر و استقلال پیدا ہوتا ہے وہ ہر کام کو صبر اور ثابت قدمی سے کرتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے کہ **"بے شک مایوسی کفر ہے"** وہ خدا تعالیٰ پر یقین رکھتا ہے اور کبھی بھی مایوس نہیں ہوتا۔

(v) عاجزی و انکساری:

اس ہی کی وجہ کر کے انسان کے اندر عاجزی و انکساری پیدا ہوتی ہے وہ اس بات کو بخوبی جان لیتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ بھی ہے اللہ کا دیا ہوا ہے اس کی وجہ سے وہ ہمیشہ عاجزی کا رویہ اختیار کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے پاس جو اس کی جان بھی اپنی نہیں بلکہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی ہے

CamScanner

قانون کی پاسداری:

توحید کا عقیدہ انسان کو قانون
کا پابند بناتا ہے کیونکہ عقیدہ توحید کے اقرار کے
بعد اس کا ایمان میں یہ چیز شامل ہو جاتی ہے کہ اللہ
پاک اسے ہر وقت اور ہر حالت میں دیکھ رہا ہے۔
اور وہ تو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب۔ اتنی سا
ہر بار رشنی وہ ہر صورت میں ہمیں دیکھتا ہے اور
سنتا بھی ہے یہ عمل انسان کو گناہ سے باز رکھتا ہے اور
قانون کی پاسداری بھی کرواتا ہے

عقیدہ توحید کا اجتماعی زندگی پر اثرات:

جو تو عقیدہ توحید
صرف انسان کی انفرادی زندگی کے اندر تبدیلیاں لاتا ہے
تو اس عقیدے کے اثرات انسان کی اجتماعی زندگی پر بھی
پڑتے ہیں

عدل و انصاف:

جب کوئی گروہ یا ریاست ایک مشترک
عقیدہ توحید رکھتی ہے تو اس کی نظر آخرت پر ہوتی ہے وہ
عوام کا نمائندہ ہوتا ہے جسے ہر عمل کا جواب دہ
ہونا ہے اس لیے ایسا معاشرہ عدل و انصاف کا مکمل
پیکر بن جاتا ہے وہاں کسی کو بھی برتری حاصل نہیں ہوتی
برتری کا معیار صرف تقویٰ ہوتا ہے جیسا کہ علامہ

اقبال کا شعر ہے

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے بھی کام دنیا کی امامت کا

دولت کی منصفانہ تقسیم:

عقیدہ توحید پر یقین رکھنے والی ریاست کے اندر دولت کی تقسیم بھی منصفانہ طریقے سے کی جائے گی۔ کرپشن کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا اور دولت، صرف مال داروں کی حد تک نہیں بلکہ بہتر طریقے سے لوگوں تک پہنچے گی۔ اس طرح امیر، امیر تر اور غریب، غریب تر ہونے کا فلسفہ اور لائحہ عمل بھی ختم ہو جاتا ہے

فلاحی ریاست:

عقیدہ توحید پر مبنی ریاست ایک فلاحی ریاست ہوگی جس میں ہر شخص با اختیار ہوگا اور ہر شخص آزادانہ زندگی بسر کرے گا۔ لوگوں کے اندر سے جھوٹ، بد دیانتی، چغل خوری اور دوسری بری عادات کا خاتمہ ہوگا۔ اس ریاست کے اندر وسائل کی منصفانہ تقسیم ہوگی اور ہر شخص عقیدہ توحید کی وجہ سے اللہ کو حاکم با خود مختار سمجھے گا لیکن صرف خلیفہ کی حد تک اور ظلم و ستم کا بھی خاتمہ ہوگا۔

سوال نمبر ۳:
اسلام کا سماجی و اقتصادی نظام... خاتمہ کیسے ہوتا ہے؟

اسلام ایک مضبوط اور پائیدار نظام معاشرت رکھتا ہے جس کے اصول و قوانین پائیدار ہیں مکمل نظام عدل و انصاف اور مساوات پر قائم ہے۔ انسان ایک معاشرتی جانور ہے۔ اسلام نے زندگی گزارنے کے طور طریقوں سے آگاہ کیا ہے۔ یہ ایک وسیع نظام ہے جس میں روحانی اور مادی دونوں سرگرمیاں آ جاتی ہیں۔ اسلام زندگی کے ہر گوشے کے بارے میں مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے

ترجمہ:
"انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے"

سورۃ النجم: ۳۹

ایک اور جگہ ارشاد ہوا جس کا ترجمہ ہے

ترجمہ:
"گھروں سے نکلو اور جل پڑو خواہ تم ہلکے ہو یا بھاری ہو اللہ کی راہ میں جان اور مال سے کوشش کرو"

سورۃ توبہ: ۴۱

اسلام ہر شخص کی جداگانہ حیثیت کو مانتا ہے اور انسان کو صرف بے جان نظام میں ڈھال کر نظام کا

بیکار نہیں سمجھتا بلکہ وہ انسان کو ایک گروہ میں رہ کر جوابدہ کی حیثیت رکھنے پر زور دیتا ہے کہ انسان کو ہر عمل کا جواب خود دینا ہے۔ اور انسان کو ہر نیکی میں ویسا ہی اجر حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ **"محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے"**۔ اللہ پاک محنت کرنے والے لوگوں کو پسند فرماتا ہے۔

چنانچہ اسلام سکھاتا ہے کہ اللہ پر ایمان، اس کے رسول کی اطاعت کا علم رکھنا بھی اہم ہے اس لیے حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے **"علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے"**

آپؐ کا ارشاد ہے "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

آپؐ کا یہ ارشاد ہے کہ "ماں کی گود سے لے کر لحد تک علم حاصل کرو"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ "علم حاصل کرنے کے لیے انسان کو شمع کی طرح پگھلانا پڑتا ہے"

معاشرت کی بنیادیں

۱) مساوات:

اسلام کی سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ تمام اشرف المخلوقات برابر ہیں۔ خواہ وہ کسی بھی رنگ، نسل یا ملک سے تعلق رکھتے ہیں اگر وہ عقیدہ توحید کے ماننے والے ہیں تو سب برابر ہیں۔

جیسا کہ آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا ہے
"بس تم سب برابر ہو۔ کسی عربی کو عجمی اور عجمی کو
عربی کسی گورے کو کالے اور کسی کالے کو گورے پر کوئی
فضلیت نہیں۔ فضلیت اور فوقیت کا معیار صرف تقوی
ہے"

ii) نکاح کا رشتہ:

اسلام انسان کو اپنی جنسی خواہشات کے
حصول کے لیے نکاح کا درس دیتا ہے۔ نکاح کرنے کے
بعد ایک غیر عورت ایک مرد پر حلال ٹھہرا دی جاتی
ہے۔

iii) اخوت و بھائی چارا:

اسلام ہمیں اخوت و بھائی
چارا کا درس دیتا ہے کہ خواہ ایک مسلمان وہ کہیں
بھی رہتا ہو اگر انسان نے سچے دل سے اسلام قبول
کر لیا تو وہ دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اس کا دکھ
سکھ سب مسلمانوں کے دکھ سکھ کے مترادف ہے۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے

ترجمہ: "وہ لوگ جو مومن ہیں آپس میں بھائی بھائی ہیں"

سورۃ الحجرات: ۱۵

"سب مل جل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور
جدا جدا نہ ہو جاؤ"

سورۃ آل عمران: ۱۵۳

معاشی نظام:

معاشی نظام میں بہتری اور ترقی صرف وسائل کے اضافے سے قطع نظر نہیں بلکہ اسلام کے لیے معاشی نظام نہایت اہم ہے۔
حضور اکرم کا ارشاد ہے
"فرضی عبادتوں کا قیام فرض کفایہ ہے"
دوسری جگہ ارشاد فرمایا:
"بعض گناہوں کا کفارہ روزی کمانے میں مغموم و متفکر رہنا ہے"

غربت کا خاتمہ:

غربت کا خاتمہ اسلامی معاشی نظام کا اہم مقصد ہے۔ کیونکہ غربت اور بھوک کی وجہ سے انسان کفر کی طرف چل پڑتا ہے تو اسلام کے معاشی نظام کے اندر اسی خاص اہمیت حاصل ہے اور رسول اکرم کا ارشاد ہے کہ
← "عورت کا گھر میں خالی بیٹھے رہنے کی بجائے چرخہ کاتنا اچھی کمائی کا مشغلہ ہے"

← "رزق کا دروازہ عرش تک کھلا ہوا ہے اور اسباب معیشت بحر و بر ہیں"
اور ایک اور جگہ ہے کہ بہترین عمل حلال روزی کمانا ہے۔

CamScanner

سوال نمبر ۸ :

اسلام میں امن :

اسلام کا معنی ہے "امن و سلامتی"
اسلام کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ اسلام امن و سلامتی کا درس دیتا ہے اور ہر حال میں چاہے وہ کوئی بھی ہو تنگ کرنے اور فساد سے منع فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ حضور (ﷺ) نے امن کے لیے جہاد کا حکم بھی دے دیا کہ جنگ یا جہاد صرف اسلام کی سربلندی اور امن کے لیے کرو۔

آپ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) امن کا درس :

آپ (ﷺ) امن کا بھی عظیم پیکر تھے۔ حجرِ اسود کے نصب کرنے پر قبیلوں کے سرداروں کے درمیان تنازعہ ہوا۔ آپ (ﷺ) نے نہایت ہی معقول طریقے سے اس مسئلے کا حل تلاش کیا اور حجرِ اسود کو نصب کرنے کے لیے ایک امن و امان پر قائم رہنے کا اظہار کیا کہ حجرِ اسود کو ایک چادر میں ڈال کر اور چادر کی چار اطراف قبیلے کے سردار پکڑے۔ اس طرح جو تنازعہ تھا وہ بھی ختم ہو گیا اور حجرِ اسود کا نصب کرنے کا کام بخوبی انجام پایا۔ اسلام میں زندگی کے تمام پہلوؤں میں امن کا درس دیتا ہے

اور اللہ نے ہی عزت قرار دیا ہے۔ اسلام محض امن و سلامتی کا نام ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ "آپ ﷺ چلتا پھرتا قرآن ہیں" آپ ﷺ کی زندگی سے ہمیں امن و امان اور برابری کا درس ملتا ہے۔

(ب)

اسلام میں تزکیہ نفس

تزکیہ نفس سے مراد اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنا۔ نفس کے برخلاف جا کر کام کرنا اور اپنے نفس کو پاکیزہ اور صاف کرنا۔